souvenir
AIUMB
وہابیوں کی نہ امامت قبول ہے نہ قیادت قبول
اعلامیہ
۱۴۳۷/۲۰۱۶
Declaration
آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ

- ہمارے آئیڈیل خواجہ غریب نواز سلطان الہند حضرت شیخ معین الدین حسن چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں نہ کہ بابر ظہیرالدین، اکبر اعظم جلال الدین، غیاث الدین تغلق یا کوئی دوسرا مسلم حکمراں (وغیرہ) خواجہ غریب نواز نے نہ تیر چلایا، نہ تلوار چلائی، نہ تیر انداز رکھے، نہ شمشیر زن پال کر رکھے۔ نہ بت توڑا، نہ بت پرستی کے خلاف کچھ کہا، نہ بت پرستوں کے خلاف کچھ کہا، نہ عالمی مذہب کی مذاکرتی محفل سجائی، اگر کیا تو صرف یہ کہ اخلاق کا نمونہ بن کر کردار کے غازی تیار کرتے گئے۔ ہم ان کو مانتے ہیں اور اُن کی ماننے کی وکالت کرتے ہیں۔

- امن عالم اور دنیا میں شانتی، مذہب اسلام کی تعلیمات اور صوفیوں کے اخلاق و کردار کا حاصل ہے۔ جو لوگ بھی ہم سے امن وسلامتی کو فروغ دینے کی امید رکھتے ہیں، ان کی کامیاب اور خوش حال زندگی خود ہمارے بزرگوں کی کشادہ دِلی، انسان دوستی، انسانی رواداری اور امن پرور تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

- ہم صوفی مشرب خوش عقیدہ مسلمانوں کو بے چین ہونے، اپنی اور اپنے مذہب کی طرف سے صفائی دینے اور دفاعی لب و لہجے میں حق بات کہنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ ہم اس امن پسند مذہب کے ماننے والے ہیں جس کے ایک مجاہد سلطان صلاح الدین ایوبی کی مہربانی کی وجہ سے یہودیوں کو سکون اور سکونت کی زندگی نصیب ہوئی۔

- قرآن وسنت کی تعلیم وتدریس اور قرآن وسنت کی تعلیمات کی تبلیغ وتشہیر ہی دراصل ''امن وصلح'' کا فطری اور قدرتی نصاب ہے۔ اُس پر اِس اضافہ کی کوئی ضرورت نہیں کہ ''امن وصلح'' کے لیے اسلامی اداروں اور دینی درس گاہوں میں باضابطہ نصاب داخل کرنے کی ضرورت ہے بلکہ یہ ضرور کہنا اور کرنا ضروری ہے کہ اسلامی مدارس میں ''صوفیہ کے اخلاقی نظام'' کو زندہ کرنے اور نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

وہابیوں کی نہ امامت قبول ہے نہ قیادت قبول
اعلامیہ
۱۴۳۷/۲۰۱۶
Declaration
آل انڈیا علماو مشائخ بورڈ

خطبات

قائدملت سید محمود اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی، سرپرست آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد

کچھ خاص باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ پیارے! یہ بھارت خواجہ کا ہے، خواجہ کے فیضان کا ہے۔ آپ تصور کریں اس بھارت میں ۸۰ فیصد سنی مسلمان ہیں لیکن حقائق دیکھیں آپ بھارت ہمارا ملک ہے، ہمارا محبوب ملک ہے اس ملک کی آزادی کے لئے سنی علماء مشائخ نے بڑی عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اگر میں ان کی ایک فہرست آپ سب کی سماعت کے حوالے کروں تو بہت طویل فہرست ہے لیکن بھارت کے اتہاس میں آزادی کی جنگ میں ان سنی علماء کو یاد کیا گیا ہے، آپ پڑھ سکتے ہیں۔

علامہ فضل حق خیرآبادی: یہ وہ ہیں جنھوں نے آزادی کی تحریک میں بڑے نمایاں کام انجام دِیے ہیں، علامہ کفایت حسین کافی جو شہر مرادآباد کے ہیں، یہ سنی عالم دین ہیں جنھوں نے ہندوستان کی آزادی کیلئے بڑی قربانیاں دیں، مفتی عنایت احمد کاکوروی اور جلالۃ العلم استاذ زمن حضرت علامہ مولانا لطف اللہ علی گڑھی صاحب یہ وہ مقتدر علمائے کرام ہیں جنہوں نے ہندوستان کی آزادی میں نمایاں کام انجام دِیے ہیں، اس ملک عزیز سے انگریزوں کو نکالنے میں اپنا لہو تک بہایا ہے اور اس ملک کو آزاد کرایا، سنی مسلمانوں کا اس بھارت کی آزادی میں بہت بڑا حصہ رہا ہے۔

انگریز بھارت سے چلے گئے، بھارت میں اپنی سرکاریں بن گئی، ہمارے علماء جو درسگاہوں سے نکلے تھے وہ درسگاہوں میں چلے گئے، جو مشائخ خانقاہوں سے نکلے تھے وہ خانقاہوں میں چلے گئے، ایک طبقے نے اس موقع کو غنیمت جان کر سیاست کے سارے عہدے پر اپنا قبضہ جمانا شروع کردیا۔ یہ مخصوص ۱۳ فیصد وہابی طبقہ سیاست دانوں میں اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھ گیا۔ ہمارے علماء اور مشائخ بڑے صالح ہیں، نیک دل ہیں، خلوص ہوتا ہے، خدمت دین کا جذبہ ان کے دلوں میں ہوتا ہے، وہ سیاست کو شجرۂ ممنوعہ سمجھ کر اپنی خانقاہوں میں بیٹھ گئے، میدان خالی دیکھا اُن ۱۳ فیصد وہابی طبقے نے، اقتدار کی ساری کرسیوں پر قبضہ کرلیا۔ ہمارے علماء دیکھتے تو رہے، مشائخ محسوس تو کررہے تھے لیکن اپنے کاموں میں مشغول ہوگئے، کوئی درسگاہ سے باہر نہ آیا، کوئی خانقاہ سے باہر نہ نکلا۔ دل میں دکھ تھا، درد تھا، پریشان تھے لیکن نکلے نہیں۔ جب انھوں نے ہر طرح مضبوطی حاصل کرلی اور دربارِ اقتدار کا قرب حاصل کرلیا، مسلم مائنارٹیز کو مرکزی حکومت وریاستی حکومتوں نے جو ضرورتیں فراہم کرائیں اور ان کی فراہمی کے لئے جو شعبے بنائے، ان سارے شعبوں پر ان کا تسلط ہوگیا پھر بھی ہم کچھ نہ بولے، پھر بھی علماء درسگاہوں میں رہے، مشائخ اپنی خانقاہوں میں رہے۔ ان کا پروگرام آگے بڑھتا چلا گیا۔

ایک وقت وہ آیا کہ اوقاف، وہ وقف کی جائدادیں جس کی حفاظت کے لئے وقف بورڈ سرکار نے بنایا۔ حکومت نے صرف دو بورڈ بنائے (۱) سنی وقف بورڈ (۲) شیعہ وقف بورڈ، شیعہ حضرات کی اپنی یونٹی اور اتحاد کی وجہ سے، اپنے نظم وضبط کی وجہ سے آج تک شیعہ وقف بورڈ میں کوئی غیر شیعہ داخل نہیں ہوسکا لیکن سنی وقف بورڈ آج ایک ایسا وقف بورڈ بن گیا ہے جہاں چپراسی سے لے کر چیئر مین تک ایک بھی سنی نہیں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ سنی وقف بورڈ ہمارا تھا لیکن ہمیں کہیں نمائندگی نہیں دی گئی، چپراسی تک سنی مسلمان نہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ علماء ومشائخ بورڈ میں ہماری قوم کے اکابر حضرات کی آمد سے ہمیں وہ برکتیں ملتی ہیں کہ ہم نے جو پروگرام اٹھایا ہے، انشاءاللہ مولیٰ تعالیٰ ہم اپنے حقوق کو حاصل کرلیں گے۔

ارے ہم کسی کا حق تو نہیں مانگتے لیکن جو ہمارا ہے وہ تو ہمیں دے دو۔ غوث وخواجہ کے ٹکڑوں پر پلنے والے لوگ کسی کے در پر جبیں سائی نہیں کرتے، ان کے سر جھکتے ہیں تو اپنے بزرگان دین کی چوکھٹ پر جھکتے ہیں۔ ہم حکومت ہند کو چاہے ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت ہو، ہم یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ سنی وقف بورڈ ہمارا ہے ہمیں دیا جائے لیکن پیارے اس پر بھی تسلط ہوگیا، تب بھی ہمارے مشائخ خانقاہوں سے نہ نکلے لیکن پیارے وہ وقت آگیا آج جبکہ انہوں نے وقف بورڈ میں اپنا پورا تسلط قائم کرلیا، اس کے بعد انہوں نے وقف بورڈ کو اپنے ہاتھ کا ہتھیار بنا کر قانون کا سہارا لے کر ہماری مسجدوں پر، مدرسوں پر، خانقاہوں پر قبضہ شروع کردیا، بے شمار ایسی مسجدیں ہیں جس کو وقف بورڈ کے ذریعے اہل سنت کے ہاتھوں سے چھین لیا گیا۔ یہ ظالمانہ عمل، وہ عمل تھا جس نے درگاہوں میں بیٹھے ہوئے تمام مشائخ کو تڑپنے پر مجبور کردیا، یہ وہ اقدام تھا جس سے درسگاہوں میں بیٹھے ہمارے علماء بے چین ہوگئے اور ان کو مستقبل تاریک نظر آنے لگا کہ اگر یہی حال رہا تو نہ ہمارے ادارے محفوظ ہیں نہ ہماری مسجدیں محفوظ ہیں، نہ ہمارے مرکز محفوظ ہیں۔ اس ظالمانہ عمل نے ہم سب کو بے چین کردیا اور آج ہم سب خانقاہوں سے نکل کر باہر آگئے، بھارت میں ۸۰ فیصد سنی قوم کو اس کا حق ملنا چاہئے۔ ساٹھ سال ہم نے انتظار کیا لیکن ہمیں کسی شعبے میں حق نہیں دیا گیا۔ تاریخ شاہد ہے، اخبار اٹھا کر دیکھ لیجئے۔

پیارے ہم کسی کی مخالفت نہیں کر رہے ہیں لیکن ذرا ہمارا درد بھی دیکھو۔ سچر کمیشن کی رپورٹ ہے کہ مسلمان غریبی ریکھا کے نیچے ہے کمزور ہوگیا ہے مسلمان۔ اب بتاؤ جب مسلمان نیچے ہوگیا ہے، ۸۰ فیصد سنی مسلمان ہے تو بتاؤ زیادہ غریب مسلمان کون ہوا؟ سنی مسلمان ہوا۔ تم کو رحم نہ آیا ہمارے غریب مسلمانوں پر؟ گھر کے کچھ حقوق ان کو دے دیتے لیکن پیارے انہوں نے بھی ہمیں اپنی قوم نہ سمجھا، ہمیں ان سے شکوہ بھی نہیں ہے۔ ہم تو آج اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے حکومت ہند کے سامنے اپنا یہ مطالبہ رکھتے ہیں کہ سنی مسلمان بھارت میں ۸۰ فیصد کی تعداد میں ہے، سنی وقف بورڈ ہم سنیوں کے حوالے کیا جائے۔ جتنے بھی اقلیت سے متعلق شعبے ہیں حج کمیٹی ہے، مائناریٹی کمیشن ہے، اردو اکادمی ہے، مولانا آزاد نیشنل فاؤنڈیشن ہے یہ وہ شعبہ ہیں جو بھارتی مسلمانوں کے عروج کے لئے، ان کی امداد کے لئے، ان کی معاشرتی اور اقتصادی سدھار کے لئے، گورنمنٹ آف انڈیا نے بنائے ہیں۔ ان شعبوں میں بھی ہماری آبادی کے تناسب سے ۸۰% فیصد کے حساب سے، ہمیں نمائندگی ملنی چاہئے۔ آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ، یہ تمام علماء اور مشائخ کا مشترکہ بورڈ ہے۔ سنیوں کے جملہ حقوق۔ اس کے حوالے کیا جائے۔

ظاہر ہے جو اپنا ہوگا، اسی کو اپنوں کا درد ہوگا، اپنوں کو ہی اپنوں کا درد ہوتا ہے۔ اس لئے ہم چاہیں گے کہ ہماری بات کو کسی دوسرے پس منظر میں نہ لیا جائے بلکہ ہم اور ہماری قوم ساٹھ سال اپنے دنیاوی حقوق سے محروم رہے۔ ہم حکومت ہند سے یہ بات کہتے ہیں کہ ۸۰ فیصد بھارت میں مسلمان ہے تو بھارت کی ہر تحریک سے سنی مسلمان جڑا تھا، امن پسند شہری بن کر اس دھرتی پر جیتا ہے، اپنے بزرگوں کو یاد کرتا ہے اور سکون سے رہتا ہے۔ یہ بھارت کا سنی مسلمان آج تک اپنے حقوق سے محروم رہا ہے، اس کو اس کے حقوق دیے جائیں، یہ ہمارا مطالبہ ہے۔

میں کہوں گا کہ پیارے آپ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو، یاد رکھو! نبی کی آمد وہ آمد تھی جس نے سسکتی ہوئی انسانیت کو جینے کا حوصلہ عطا کر دیا، نبی کی آمد وہ آمد تھی جس نے مظلوم انسانیت کو ایک مضبوط سہارا دے دیا، آپ اس نبی رحمت کی امت ہو۔ آپ کے ہر عمل میں انسانیت ہونی چاہئے، محبت ہونی چاہئے، اخلاق ہونا چاہئے، تمدن ہونا چاہئے، تہذیب ہونی چاہئے، مروّت ہونی چاہئے تا کہ دیکھنے والا بول اٹھے کہ ایسا کردار، ایسا عمل دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی، اگر کر سکتی ہے تو صرف رحمت عالم کی امت ہی کر سکتی ہے۔ رحمت عالم نے دنیا کو انسانیت کا پیغام دیا ہے۔ ہم بھی وہی کام کرتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم آج یہ تیرے محبوب کے غلاموں نے جو محنتیں کی ہیں، صعوبتیں اٹھائی ہیں رات رات بھر جاگے ہیں یہ بے کس و لاچاری کے عالم میں، تیرے محبوب کی عظمتوں کے لئے تیرے محبوب کی محبت کے لئے اللہ کی رضا کے لئے اہل سنت والجماعت کے استحکام کے لئے بغیر کسی تعاون کے خود ذاتی طور پر اپنا پیسہ اپنا وقت، جذبہ وغیرہ، اللہ کریم جو کچھ تیرے اس محبوب کے امتی کے پاس تھا، مولیٰ سب تیری رضا کے لئے صرف کر دیا، اس کو قبول فرما۔ آمین

حضرت مولانا توقیر رضا خاں بریلوی، بریلی شریف

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد

میں وضاحت کر دوں، میں تو اتحاد کا آدمی ہوں، اتحادِ ملت کا کام کرتا ہوں، اتحاد کی بات کرتا ہوں لیکن آتنک واد کے خلاف، اتحاد کی بات کرتا ہوں میں نفرتوں کے خلاف، اتحاد کی بات کرتا ہوں فسادات کے خلاف، اتحاد کی بات کرتا ہوں تعصب کے خلاف لیکن مسلکی اتحاد نہ کیا جا سکتا ہے اور نہ اس قسم کا کوئی سمجھوتا کیا جا سکتا ہے۔ ہم الحمدللہ سنی ہیں اور یہی ہمارا مسلک حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے مسلک حق پر قائم رکھے اور اسی مسلک حق پر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ ہم خون کے آنسو رو رہے تھے۔ ہم عوامی طور پر جب دیکھتے ہیں تو چاروں طرف سنی ہی سنی ہیں الحمدللہ ہندوستان میں سنیت ۸۰% فیصد ہے لیکن جب ہم اوپر دیکھتے ہیں تو ہمیں دکھتا ہے کہ سنیت کہیں نہیں۔ اشرف میاں کی اس سلسلہ میں جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اشرف میاں نے حکومت ہند کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اس ملک میں ہم ۸۰ فیصد ہیں لیکن، ہم اللہ والے لوگ ہیں، بزرگان دین والے ہیں، ہم خانقاہوں میں رہتے ہیں، امن چاہتے ہیں، بھائی چارہ چاہتے ہیں۔ الحمدللہ کچھوچھ بریلی ایک تھا، ایک ہے اور ان شاء اللہ رہتی دنیا تک ایک رہے گا۔ کسی حکومت

کی حمایت یا مخالفت کرنا میرا مقصد نہیں بلکہ میں صرف اشرف میاں کی تائید کرتے ہوئے یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اشرف میاں نے جو کام کیا ہے اس کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ حکومت نے اعلان کیا کہ ہم مرکزی مدرسہ بورڈ بنائیں گے لیکن جب غور کیا گیا تو حکومت نے یہ محسوس کیا کہ مرکزی مدرسہ بورڈ اگر بنا دیا گیا تو اس سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچ جائے گا۔ تب انھوں نے غور کیا دماغ لگایا اور سوچا کہ کیا ایسی سٹلمنٹ کی جائے کہ ہم تو کہیں بنایا جائے گا لیکن بنایا نہ جاسکے، ہم پر کوئی الزام بھی نہ آئے تو انھوں نے ڈھونڈ ھنے کی کوشش کی۔ ایسے بے ایمانوں کو تلاش کیا جو اپنی زبانیں، اپنے ایمان، اپنے ضمیر ہمیشہ بیچتے رہے، ان لوگوں کو کرایہ پر خریدا گیا اور ان سے اعلان کروایا گیا کہ مرکزی مدرسہ بورڈ ہمیں نہیں چاہئے۔ بتاؤ صوبائی مدرسہ بورڈ چل رہا ہے؟ اگر وہ مدرسہ بورڈ ٹھیک ہے تو مرکزی مدرسہ بورڈ کیوں کر غلط ہوسکتا ہے؟ مرکزی مدرسہ بورڈ کے حوالے سے ان کی زبانوں کو کرایہ پر خریدا گیا، ان کے اجلاس کو فائننس کیا گیا اور ان کے اجلاس میں یہ اعلان کروایا گیا اور منتری جی نے کہہ دیا کہ ہم تو مسلمانوں کے لئے مرکزی مدرسہ بورڈ بنانا چاہتے ہیں لیکن اگر مسلمانوں کو نہیں چاہئے تو پھر مرکزی مدرسہ بورڈ نہیں بنایا جائے گا۔ میں تمام علمائے کرام سے دست بستہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنے ہر جلسہ میں مانگ کیجئے کہ مرکزی مدرسہ بورڈ مسلمانوں کی ضرورت ہے، یہ بورڈ بنایا جانا چاہئے، صرف اجلاس میں یہ اعلان نہ کیا جائے بلکہ اپنے اپنے اداروں سے اپنی اپنی خانقاہوں سے حکومت ہند کو خطوط لکھے جائیں اور ان سے یہ مانگ کی جائے کہ مرکزی مدرسہ بورڈ بنایا جائے اور اگر نہیں بنایا گیا تو اِن شاء اللہ پورے ہندوستان کو دلی کی سڑکوں پر جمع کیا جائے گا اور حکومت کا گھراؤ کیا جائیگا اور انھیں یہ کام کرنے دیا جائے گا۔ عمل درآمد کے لیے کتنا وقت دیا جائے بتایئے! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ جو تجاویز سنی کانفرنس میں علماء ومشائخ بورڈ نے پیش کی ہیں ان کے عمل درآمد کے لیے حکومت ہندوستان اور حکومت اتر پردیش کو کتنا وقت دیا جانا چاہئے اور اس مدت میں اگر حکومت ہندوستان نے ہماری مانگوں پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا اور اس پر سنجیدگی سے کارروائی نہیں کی تو ان شاء اللہ دلی کی سڑکوں پر جمع ہونا ہے کہ یہ علماء ومشائخ تمہاری حمایت کے لئے نکلے ہیں ان کے طاقت یہی تمہاری طاقت ہے کہ انکی آواز ہی تمہاری آواز ہوگی ان کی آواز جتنی بلند ہوگی اتنا تمہارا وقار بلند ہوگا۔

علماء ومشائخ بورڈ نے اپنے میمورنڈم میں جو کچھ بھی رکھا ہے، بہت سوجھ بوجھ کے ساتھ اور سنیوں کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے رکھا ہے لیکن ہندوستان میں ہمارا ایک اور بہت بڑا مسئلہ ہے اس کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں یہاں سے غور کرلو عرض کرتا ہوں کہ ہمارے میمورنڈم میں آتنک واد کو بھی شامل کیا جانا چاہئے ہندوستان میں ہندوستانی مسلمانوں کا آج کی تاریخ میں سب سے بڑا مسئلہ اگر کوئی ہے تو آتنک واد ہے۔ اس آتنک واد سے ہمیں نجات حاصل کرنی ہے اس چیز کو بھی اپنے میمورنڈم میں شامل کیا جائے اور حکومت سے یہ مانگ کی جائے کہ ہزاروں بے گناہ مسلمان جن کو دہشت گردی کے جھوٹے الزام میں ہندوستان کے مختلف جیلوں میں بند کیا گیا ہے۔ فاسٹ ٹریک کے ذریعے ان کے مقدمات کی سنوائی کی جائے، اگر وہ قصوروار ہیں تو سزا دی جائے لیکن اگر بے گناہ ہیں تو فوری طور پر انھیں رہا کیا جائے۔

□□□

اشرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں اشرفی جیلانی صدر آل انڈیا مشائخ بورڈ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذبالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم وعلی آله واصحابه علیه الصلوة والتسلیم

دوستو! میں نے جس آیہ کریمہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، اس میں اللہ تبارک وتعالی اپنے مومن بندوں سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور آپس مین تفرقہ بازی نہ کرو۔ یہی وہ آیہ کریمہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے مومن بندوں کو اجتماعیت کا منشور عطا فرماتا ہے اور آج ہمیں اسی قرآنی منشور کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک ہمارے اندر اجتماعیت تھی ہماری صفوں میں اتحاد تھا، تب تک شان وشوکت ہمارے لیے تھی عزت ووقار کی زندگی گزارنا ہمارا نصیب تھا۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ لیتا، ہم کو نقصان پہچانا تو بہت دور کی بات ہے، دشمن کے لیے یہ سوچنا بھی بعید از گمان تھا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم اسی طرح اتحاد واتفاق کیساتھ زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھتے رہتے اور اپنے مذہبی تشخص کو باقی رکھتے ہوئے دنیاوی ترقی کی ہر انتہا کو چھو لیتے مگر افسوس صد افسوس جب سے ہم منتشر ہوئے جب سے ہماری صفوں میں انتشار پیدا ہوا، یا پیدا کر دیا گیا، جب سے ہم آپسی اختلافات کا شکار ہوئے کبھی ذات پات کی بنیاد پر، کبھی مسلک ومشرب کے نام پر۔ ہمارا شیرازہ بکھرتا چلا گیا، ہم سب ایک جمعیت ہوتے ہوئے بھی مختلف خیموں میں تقسیم ہو گئے۔ تب سے ہم پستی وتنزلی کا شکار ہیں، تبھی سے غربت وافلاس اور ذلت ورسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔ ہمارے اس انتشار کا فائدہ ہمارے دشمنوں نے خوب خوب اٹھایا۔ ہمارے اسی انتشار کے نتیجے میں ہمارے دشمن جن کی تعداد انگلیون پر گنی جاسکتی تھی اقتدار کے راستے ہم پر حاوی ہوتے چلے گئے۔ دوسرے لفظوں میں کہیں تو یہ مٹھی بھر لوگ اقتدار کے راستے ہم پر مسلط کر دیے گئے۔

برداران ملت اسلامیہ! یہ بھی کڑوا سچ ہے کہ اہل سنت ۸۰ فیصد کی بھاری تعداد میں ہونے کے باوجود سوچی سمجھی سازش کے تحت حکومتی وانتظامی امور سے ان کو بے دخل کر دیا گیا اور اندرون خانہ بھی سرگوشیاں ہونے لگیں کہ سیاست شجر ممنوعہ ہے اس سے سنیوں کو دور ہی رہنا چاہیے۔ یہ بھولے بھالے لوگ اس خیال سے کہ خالص دین کی خدمت میں اس سے کوئی خلل نہ آجائے سیاست سے دور ہوتے چلے گئے جبکہ ۱۰ فیصد کا وہابی طبقہ اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کرنے لگا۔ ہوا یہ کہ جب ملک میں علمائے اہل سنت کی کوششوں اور جنگ آزادی میں حصہ لینے کی وجہ سے جیسا کہ ابھی آپ حضرات نے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی سے سماعت فرمایا، جی ہاں یہ بالکل سچ ہے اور ایسا سچ ہے کہ بار بار اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کے باوجود اس کی چمک دمک میں کوئی کمی نہیں آئی اور ان شاء اللہ آئندہ آئے گی بھی نہیں اس لیے کہ اب سنی جاگ گیا ہے اور اپنے رہنماؤں اور قائدین کی قربانیوں کو یاد کرنے لگا ہے۔ بہر حال جنگ آزادی میں علماء اہل سنت کا نمایاں کردار ہے اور یہی علمائے اہل سنت تھے

جنھوں نے برادران قوم کے ساتھ مل کر انگریزوں کی دوسو سالہ حکومت کی چولیں ہلا دیں اور جب انگریزوں کے پاؤں اکھڑنے لگے اور ان کو یہ یقین ہو چلا کہ اب زیادہ دن تک بھارت کی سرزمین پر حکومت نہیں کر سکیں گے تو اس نے ہندوستانی قوم بالخصوص مسلمانوں کو تقسیم کرنے کی پالیسی بنائی اور یہ اسی وقت ممکن تھا کہ ان کی ایمانی حرارت کو ٹھنڈا کر دیا جائے، ان کے ایمان وعقائد پر وار کیا جائے اور ان کے اسلامی افکار ونظریات کو چیلنج کیا جائے، اہل سنت کے مراسم ومعمولات کو للکارا جائے اس کے لیے انگریز، وہابی ازم کو اس ملک میں فروغ دینے کی کوشش کرنے لگا۔ ورنہ مجھے بتایا جائے کہ آخر کیا وجہ تھی کہ وہابی ازم کے افکار وخیالات کی کتابیں مسلمانوں کے درمیان وہ سرکاری خزانے سے چھپوا کر مفت تقسیم کر رہا ہے جن مسلمانوں نے مل کر اس کے تئیں یہاں کی زمین تنگ کر ڈالی، ان مسلمانوں سے اس کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے کہ اسلامی کتابوں کو مسلمانوں میں مفت تقسیم کروائے۔ سچائی یہی ہے کہ وہ کتابیں اسلامی عقائد ونظریات کی تھی ہی نہیں بلکہ وہ انگریزوں کے خودساختہ اسلام یعنی وہابی ازم کی نمائندہ کتابیں تھیں۔ جی ہاں میں تقویۃ الایمان کی بات کر رہا ہوں جو ایمان کے نام سے اسلام پر بدنما داغ تھی۔ وہابی اسلام کے ذریعہ سنی صوفی مسلمانوں میں انتشار وافتراق کا تجربہ سرزمین حجاز پر پہلے ہی کر چکا تھا اور کامیاب تجربہ تھا۔ اسی وہابیت کے ذریعہ اس نے پہلے خلافت کا خاتمہ کیا پھر اسی وہابیت کے ذریعہ اس نے حجاز مقدس سے ترکی حکومت کا خانہ جنگی کے ذریعہ خاتمہ کیا پھر اسی وہابی ازم کی لگام سعودیوں کے ہاتھ میں دے کر پوری دنیا پر وہابی ازم کو مسلط کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ آج بھی ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ وہاں پر سعودیوں کی آڑ میں یہودیوں اور انگریزوں کا تسلط قائم ہے، سعودی حکومت انگریزوں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن کر رہ گئی ہے جس کا جی چاہے وہ ''تاریخ نجد وحجاز'' اٹھا کر دیکھ لے۔

دوستو! ہندوستان میں وہی تاریخ دوہرائی گئی۔ انگریز تو اس ملک سے چلے گئے مگر جاتے جاتے صوفی سنی مسلمانوں میں اختلاف وانتشار کے بیج بو گئے اور سعودی حکومت اس بیج کی درپردہ آبیاری کرتی رہی یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ ان وہابیوں نے انگریزوں کے دیے ہوئے فارمولے Divide & Rooll کو اپنایا اور ایک طرف اپنے باطل عقائد ونظریات کی نشر واشاعت کے ذریعہ صوفی سنی مسلمانوں میں انتشار پیدا کرتے گئے۔ دوسری طرف زمام اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کرتے گئے۔ یہ خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ خواجہ کے ہندوستان کا سنی مسلمان وہابی ازم کو کبھی قبول نہیں کریگا لہٰذا انہوں نے سنیوں کو سنیوں کے نام پر ٹھگنے کا کام کیا اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے ہوئے اقتدار کی جو کرسیاں صوفی سنی مسلمانوں کے لیے تھیں ان پر اپنا تسلط جما لیا اور سنیوں کے لیے جاری سرکاری اسکیموں اور مراعات سے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور سنیوں کو ٹھکانے لگانے کا کام کیا۔ ورنہ مجھے بتایا جائے کہ آزادی کے بعد سے آج تک حکومت واقتدار میں مسلمانوں کی مسلسل شراکت کے باوجود آج مسلمانوں کی حالت اتنی ابتر کیوں ہے؟ آج کے وقت میں مسلمان دلتوں سے بھی زیادہ پچھڑا کیوں ہے؟ تعلیمی میدان میں مسلمان اس قدر پس ماندہ کیوں ہے؟ سرکاری اسامیوں میں مسلمانوں کا تناسب اتنا کم کیوں ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب انہیں دینا پڑے گا جو آج تک مسلمانوں کے نام کی روٹی توڑتے آئے ہیں، سنی صوفی مسلمانوں کی ترقی کے لیے جاری اسکیموں اور رعایتوں کو ہڑپتے

آئے ہیں۔اب ان کے لیے دو ہی راستے بچتے ہیں یا تو وہ اپنے آپ کو وہابی ازم کا نمائندہ بتائیں اور ۸۰ فیصد سنی مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوی چھوڑیں یا پھر سنیوں کی کرسیاں خالی کریں۔

دوستو! یہ علماء ومشائخ آپ کے پاس گئے اور آپ کو یہاں تک آنے کی زحمت دی اور آپ نے بھی لاکھوں کی تعداد میں شرکت کر کے اپنے سنی ہونے کا ثبوت پیش کیا۔اس کے پیچھے مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اپنی ریاستی اور مرکزی سرکاروں کو بتاسکین کہ مسلمانوں میں دو نہیں بلکہ تین فکریں ہیں،ایک شیعہ جو ۱۰ فیصد ہیں،دوسری سنی جو ۸۰ فیصد ہیں اور تیسری فکر ہے وہابیت جو اس ملک میں ۱۰ فیصد ہیں ان کا حق انہیں دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔اعتراض صرف اس بات کا ہے کہ ۸۰ فیصد مسلمانوں کے حقوق بھی حکومتوں سے ٹھگ لیتے ہیں اور صوفی سنی مسلمان خالی ہاتھ رہ جاتا ہے۔اب ان کی یہ کالا بازاری نہیں چلنے والی۔ملک کا ۸۰ فیصد سنی صوفی مسلمان بیدار ہو چکا ہے اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے کمر بستہ ہو گیا ہے اور اپنے مطالبات بہانگ دہل حکومتوں تک پہنچانے لگا ہے لہذا حکومتیں خوب اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ شیعوں کے حقوق ان کو مل رہے ہیں،سنیوں کے حقوق بھی اب سنیوں کو چاہئیں۔۸۰ فیصد سنی صوفی مسلمان اب اور زیادہ ٹھگی کا شکار ہونے کے لیے تیار نہیں ہے اور ان صوفی سنی مسلمانوں کو وہابیوں کی امامت وقیادت نہ کل قبول تھی اور نہ آج قبول ہے ہم سنیوں کا ان وہابیوں سے نہ کل کوئی تعلق تھا اور نہ آج ہے ہم سنی مسلمان معاملہ داری میں ان وہابیوں کے ساتھ نہ کل تھے اور نہ آج ہیں۔لہٰذا بنام مسلم بنی ہوئی اسکیموں کا فائدہ سنیوں کو بھی ملنا چاہیے اور سرکاری اور حکومتی سطح پر صوفی سنی مسلمانوں کی ۸۰ فیصد نمائندگی کو یقینی بنانے کی سمت پہل ہونی چاہیے۔

برادران ملت اسلامیہ! ابھی آپ نے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے صدر حضرت مولانا سید محمود اشرف میاں صاحب اشرفی الجیلانی سے خطبۂ صدارت سماعت فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ اس ملک میں اہل سنت والجماعت یعنی سنی مسلمانوں کی تعداد ۸۰% فیصد ہے اور یہ سچ ہے کہ وہابی فرقے کی تعداد ۱۰% سے ۱۳% فیصد ہے۔

دوستو! اتنی کم تعداد ہونے کے باوجود بھی انھوں نے سیاسی پاور حاصل کر کے گورنمنٹ کے ذریعے ملی جو امارات تھیں جو بنام مسلم آئیں اس پر انھوں نے قبضہ کر لیا۔یہ کانفرنس ہم نے اس لئے بلائی، آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے ذمہ داران آپ کے بیچ میں اس لئے گئے۔ہم اس ملک کی حکومت کو چاہے وہ مرکزی ہو یا ریاستی ہو،انھیں بتاسکیں کہ مسلمانوں میں جو آپ جانتے ہیں دو فکریں ہیں ایک سنی دوسرا شیعہ،ایسا نہیں ہے۔مسلمانوں میں تین فکریں ہیں ایک شیعہ،دوسرا سنی،تیسرا وہابی، یہ (وہابی) آپ کے پاس جاتے ہیں سنی بن کر،ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں،کوئی تال میل نہیں اور اس سے انکار آج صرف اس سنی کانفرنس سے نہیں ہو رہا ہے ،اس کا انکار علامہ فضل حق خیرآبادی نے کیا اور ان کے دور میں ذمہ دار علمائے اہل سنت نے کیا پھر دوسرا دور آیا پھر جب ان کا شر پھیلا اور انھوں نے اقتدار کے سہارے سنی بن کر سنیت کو نقصان پہنچانا چاہا تو اس وقت بریلی کی سرزمیں سے ان کے خلاف آواز اٹھی اور پورے ہندوستان کا سنی ایک بینر کے نیچے کھڑا ہو گیا۔وہ آواز امام عشق ومحبت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی کی تھی اس آواز پر تمام خانقاہیں اور تمام علمائے اہل سنت ان کے پیغام کو لے کر آپ کے بیچ پہنچے اور آپ کو بتایا کہ ان وہابیوں کی نہ امامت ہمیں

قبول ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ دوستو! آپ نے انکار کردیا، آج تک انکار کرتے چلے آرہے ہیں ہیں۔ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں، کوئی بھی سنی ان وہابیوں کے پیچھے نماز نہیں ادا کرتا تو ہماری حکومت جان لے کہ جب سنی مسلمان ان کی امامت میں نماز نہیں پڑھتا پھر معاملات میں کس طرح ساتھ ہوگا؟

مفتی محمد ایوب نعیمی، شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ نعیمیہ، دیوان بازار، مراد آباد (یوپی)

نحمدهٗ ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الر حیم

ادعوا اِلی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن۔

قرآن مقدس کی تلاوت کردہ آیہ کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اچھے انداز سے دین کی دعوت دیں، بہترین طریقے سے قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کریں، اخلاق حسنہ کے ساتھ مذہب اسلام کی تبلیغ کریں، کوئی لڑائی جھگڑے اور جنگ وجدال کی باتیں نہ ہوں، صحیح پیغام اچھی طریقے سے لوگوں تک پہنچائیں اور اگر کسی مسئلے پر بحث ومباحثہ کی نوبت آہی جائے تو خالص علمی پیرایہ میں مخاطب کا احترام کرتے ہوئے عدل وانصاف کے ساتھ حق کو واضح کرنے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں مخاطب کی ذاتیات پر رکیک حملوں کے ذریعہ اس کی پگڑی اچھالنے کی قطعاً اجازت نہیں کیونکہ ہمارا اسلام امن کا داعی، شانتی کا پیغام دینے والا، سلامتی کو عام کرنے والا، صحیح راہ کی تلقین کرنے والا، اور خدا تک پہنچانے والا مذہب ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے آقا پیغمبر اسلام ﷺ لوگوں کو رحم و کرم کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں عن زبیر ابن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ: لایرحمه الله من لم یرحم الناس او کما قال رسول الله ﷺ. حضرت ابن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، مذکورہ حدیث شریف میں خاص طور پر اللہ کے بندوں پر رحم وکرم کرنے کی تاکید کی جارہی ہے۔ اللہ اور اس کا رسول رحیم وکریم ہیں، وہ رحم وکرم کو پسند فرماتے ہیں، ہم اللہ کے بندے اور رسول اللہ کے غلام ہیں لہٰذا ہم کو بھی چاہیے کہ ہم بھی باہم رحم وکرم کا معاملہ کریں، عدل وانصاف سے کام لیں، مصیبت زدوں کی خبر گیری کریں، یتیموں، بیوواؤں اور بے سہاروں کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کریں۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی طرف سے ہم آپ تک یہی پیغام پہچانے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

حضرت سید ظفر مسعود اشرفی قبلہ کچھوچھوی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد

میں آپ کو علماء ومشائخ بورڈ کے قیام کی ضرورت کے اوپر بتاؤں گا۔ عزیزان گرامی آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ، یہ

حضرت مولانا محمد ہاشم اشرفی کانپوری

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد ۔وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔

محترم حضرات! ہم اور آپ آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی آواز پر جمع ہوگئے ہیں۔ہم نے نہ سردی کی پرواہ کی ہے، نہ ٹھنڈک کی پرواہ کی، نہ کہرے کی پرواہ کی، تمام صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اللہ کے محبوب کی محبت میں نکل پڑے ہیں۔سی بی آئی اور ایل ۔آئی۔یو کے لوگ، ارباب حکومت اور شہر کے ذمہ دار اس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ یہ کانفرنس کسی کی مخالفت میں نہیں ہو رہی بلکہ اپنے حقوق مانگنے کے لئے ہو رہی ہے۔آج شہر مراد آباد اور پورے یوپی ایم پی تمل ناڈ، کرناٹک، ہماچل، ہریانہ، کشمیر، اتراکھنڈ، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، دہلی، مہاراشٹرا، کونے کونے سے آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے نمائندے اس کانفرنس میں شرکت فرما رہے ہیں اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے اپنے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے اپنے مطالبات یکے بعد دیگرے آپ کو توسط سے ارباب اقتدار تک پہنچا رہے ہیں۔

محترم سامعین کرام! غور فرمائیں، ہماری ۸۰ فیصد کی بھاری اکثریت کے باوجود حج کمیٹی میں ہم کو صفر کر دیا گیا، وقف بورڈ میں ہم کو ختم کر دیا گیا، جو تمام سرکاری مراعات ہیں اُن مختصر لوگوں نے اپنی جھولیوں میں رکھا ہے اور سنی بے دست و پا نظر آنے لگا ہے، آج ہم بہت بہت مبارکباد دیتے ہیں قائد ملت کو، خانوادۂ اشرفیہ کو کہ انھوں نے ہندوستان بھر کے علماء کو متحد کیا اور اتحاد کا پیغام ہمارے سامنے رکھا اور جب قیادت یہ سنی علماء کریں گے تو واضح طور پر اپنے حقوق ہم سب کو ملیں گے۔

محترم حضرات! ہم ان فقیروں اور درویشوں کے ماننے والے ہیں جن بزرگوں نے اس ملک میں امن و شانتی، محبت، بھائی چارگی آدمیت، مانوتا، اہنسا کا پیغام عظیم دیا۔تقریباً آٹھ سو سال پہلے اس ہندوستان میں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ دلی میں قیام فرمایا، اللہ اللہ کرنے لگے، مانوتا کا پیغام دینے لگے، آدمیت کا پیغام دینے لگے، انسانوں کو اچھی بات بتانے لگے، راہ حق کا راستہ دکھانے لگے، خواجہ غریب نواز کی پر امن تعلیمات انسانیت نوازی، غریب پروری اور اخلاق حسنہ سے متاثر ہو کر لاکھوں لوگ مشرف باسلام ہوگئے۔آج تک اس مدرسے میں چھاپا نہیں پڑا ہے جس مدرسے کا تعلق غریب نواز سے ہے۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر بھارت سے آتنک واد کو دور کرنا چاہتے ہو تو جتنے مدارس اسلامیہ ہیں سب کو غریب نواز سے جوڑ دو، مخدوم اشرف کچھوچھوی کے نام سے جوڑ دو، سرکار مارہرہ کے نام، وارث دیوئی کے نام، زندہ شاہ مدار کے نام، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے نام۔

محترم سامعین! کوئی بھی دہشت گرد اسلام کا وفادار ہو ہی نہیں سکتا لیکن ہم جتنی مذمت دہشت گردی کی کرتے ہیں اتنی مذمت ہم فرقہ پرستی کی بھی کرتے ہیں اس لئے کہ فرقہ پرستی کی کوکھ ہی سے دہشت گردی جنم لیتی ہے، یہ دونوں چیزیں ہمارے ملک کے لئے نقصان دہ ہیں۔جس طرح ہندوستان میں دیگر مذاہب کے رہنماؤں کے نام چھٹی ہوتی ہے اسی طرح چھ رجب المرجب کو پورے ملک میں خواجہ غریب نواز کے نام سے چھٹی ہونی چاہئے۔اگر ارباب حکومت موجود ہوں، سنٹر گورنمنٹ کے لوگ موجود ہوں تو اچھی

طرح نوٹ کرلیں کہ یہ لاکھوں کا مجمع آج اس بات کا مطالبہ کررہا ہے کہ ۶ رجب المرجب کو خواجہ غریب نواز کے نام تعطیل عام پورے ملک میں ہونی چاہئے۔غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ، ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کے آستھا کا کیندر (مرکز) ہے، چادریں چڑھائی جاتی ہیں، مرادیں مانگی جاتی ہیں، لہٰذا تعطیل عام کی جائے۔

مولانا محمد احمد نعیمی اشرفی رامپوری

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد :وما ارسلنٰك الا رحمة للعالمین۔

حضرات! اسلام امن وشانتی کا پیغامبر ہے، اسی امن وشانتی کا پیغام دیتے ہوئے قرآن کریم کی سورۂ مائدہ آیت (۳۲) کے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے کسی جیو کا ناحق خون کیا، یا زمین میں دنگا وفساد کیا، تو مانو اُس نے سارے انسانی سنسار کا خون کیا اور جس نے ایک جان کو بچایا، مانو اُس نے سارے انسانی سنسار کو بچایا۔ اسی اسلامی دھرم گرنتھ (مذہبی کتاب) 'قرآن پاک' کی شکشا دیکشا (تعلیم وتربیت) کے مطابق ایک انسان کا ناحق خون پوری انسانیت کے خون اور اس کے گناہ کے برابر ہے اور ایک انسان کی جان کی حفاظت پوری انسانی دنیا کی حفاظت کے برابر ہے۔ قرآن کریم کی اسی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر کرپا (رحم) نہیں کرتا جو لوگوں پر کرپا (رحم) نہیں کرتا۔ ایک اور جگہ پر پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ جو زمین والوں پر دیا (رحم) نہیں کرتا ہے اللہ اس پر دیا (رحم) نہیں کرتا۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے انسانیت کی تعلیم دیتے ہوئے آگاہ فرمایا کہ زمین والوں پر دیا کرو، تم پر وہ رحم کرے گا جس کی حکومت آسمان میں ہے۔ آپ نے ایک اور جگہ پر فرمایا کہ تمام جیو (جان دار) تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کے قریب سب سے پیارا وہ ہے جو اُس کے کنبہ کے ساتھ پیار کرے، اس کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے اور ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ اللہ رحیم ہے اور رحم سے محبت کرتا ہے۔ پیغمبر اسلام محمد ﷺ ساری انسانیت کیلئے دیالو (رحمت) بن کر آئے، کرپالو (کریم) بن آئے جس کو اسلامی دھرم گرنتھ قرآن کریم اس طرح بیان کرتا ہے :وما ارسلناك الا رحمة للعالمین. اے پیارے پیغمبر! ہم نے آپ کو پورے سنسار کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، دیالو بنا کر بھیجا۔

دعا کریں کہ پیغمبر اسلام نے ایکتا کی مانوتا کی، شانتی کی، آپس میں بھائی چارے کی جو تعلیم دی ہے صحیح معنوں میں ہم اس پر عمل کریں اور آپس میں بھائی چارے کا ماحول پیدا کریں۔ نفرتوں کی دیواریں اپنے درمیان سے ہٹا کر باہم شیر وشکر ہوجائیں تاکہ فرقہ پرستوں کے ارادے خاک میں مل جائیں۔ آج آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی طرف سے یہ محبت بھرا پیغام گھر گھر پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک ہمیں خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

□□□

خطبات

قائدملت سیدمحموداشرف اشرفی جیلانی (کچھوچھہ شریف)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعدجاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقاً

ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے سنی مسلمانوں کے حساس مسائل کو سنجیدگی سے لیا اور علماء ومشائخ بورڈ کی آواز پر تشریف لائے۔ بھارت کا اسلام سے بہت پرانا رشتہ ہے۔ بھارت میں اسلام اس وقت سے ہے جب مدینہ میں امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ تھے۔ بھارت میں اسلام اس وقت سے ہے جب نجدیت کا کہیں نام ونشان نہیں تھا۔

یاد کرلو! یہ خواجہ کا بھارت ہے خواجہ کے فیضان کا بھارت ہے، اولیائے کرام نے اسے سجایا ہے، ان کے فیضان نے ایمان کی دولت سے ہمیں مشرف کیا ہے۔ علماء ومشائخ بورڈ نے یہ عہد کرلیا ہے کہ جولوگ بزرگوں کی چوکھٹ سے ہمیں دور کرتے ہیں ہم ان کا بھی حساب لیں گے اور جو سنی مسلمان ان کے دامن فریب میں آ کر اولیائے کرام کی چوکھٹوں سے دور ہو گئے ہیں انھیں واپس بھی لائیں گے۔ ہم نے آپ سب کو یہاں جمع کر کے حکومت ہند کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے تا کہ ارباب اقتدار دیکھ لیں اور حکمراں جماعتیں دیکھ لیں اور ہمارے علما ومشائخ دیکھ لیں کہ آج تک دنیا کا مسلمان طالبان کے اسلام کے مسلمانوں کو سوچتا رہا، آج کا مسلمان محمد بن عبدالوہاب نجدی کے شاگردوں میں اسلام کو ڈھونڈھتا رہا، آج اس اسٹیج سے دنیا کو ہم دعوت نظارہ دے رہے ہیں کہ اے دنیا والو! تم نے اسلام کو وہاں ڈھونڈھنا چاہا جہاں اسلام تھا ہی نہیں، اگر اسلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھو یہ خواجہ کے غلام ہیں دیکھنا ہے تو ان میں اسلام دیکھو، ان مسلمانوں کو دیکھو۔

اس ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو انگریزوں سے رہائی دلانے میں سنی علما ومشائخ نے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ سب سے پہلے سنی خانقاہیں صوفی سنت وعالم دین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ علامہ فضل حق خیرآبادی، بہادر شاہ ظفر دہلوی، مولانا کفایت علی کافی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، علامہ رضا علی خان بریلی، مولانا محمد علی جوھر کانپوری، مولانا شوکت علی رامپوری، مفتی ریاست علی شاہ جہان پوری، علامہ سید احمد سعیدی، حضرت مولانا حسرت علی علمی، علامہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی، مولانا عبدالحق خیرآبادی، صدرالدین آزردہ دہلوی، حسرت موہانی، احمد اللہ مدراسی، استاذ زمن حسن رضا خان بریلی، مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا ھدایت اللہ، مولانا حیرت اللہ شعرانی، علامہ نعیم الدین صدرالا فاضل مرادآبادی یہ ہیں آزادی کے سورما اور سنی صوفی علماء ومشائخ جن کی خدمات کو بھارت کا اتہاس کبھی فراموش نہیں کرسکتا، یہ سب علما ہمارے بھارت کی آزادی کے لئے درسگاہوں سے باہر نکلے، خانقاہوں سے باہر نکلے۔ بھارت جب آزاد ہوگیا تو جو مشائخ خانقاہوں سے نکلے تھے وہ

دنیا والوں کو بتا دے گا کہ ایک طرف تم کہتے ہو کہ میلادِ مصطفیٰ کا منانا درست نہیں اور دوسری طرف جلوس محمدی کی قیادت کرتے ہو، اب یہ برداشت نہیں کیا جائے گا کسی بھی قصبے میں کسی بھی آبادی میں تبھی جلوس محمدی نکلے گا جب اس کی قیادت کوئی سنی عالم دین یا کوئی سنی شیخ کرے گا۔

عزیزان گرامی! آج ان کا حال یہ ہوگیا ہے کہ کانپور میں یہ قبضہ کریں، دلی میں یہ قبضہ کریں، جے پور میں یہ قبضہ کریں، ممبئی کی سرزمین پر آج سے دس سال پہلے صورت حال یہ تھی کہ خلافت ہاؤس سے نکلنے والے جلوس کی قیادت کل تک وہابی اور دیوبندی کیا کرتے تھے لیکن حضرت کی قائدانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر دس سال سے الحمدللہ عروس البلاد ممبئی میں اس کی قیادت اہل سنت و جماعت کے علماء و مشائخ کرتے ہیں ۔

اے عزیزو! جو سعودی عرب سے اٹھ کر یہاں آئے اور ہندوستان کی پاکیزہ سرزمین کو گندہ کرنا چاہتے ہیں، وہ کشتی جلو ہے کہ مانند تھی جن پر سوار وہ لوگ ہوا کرتے تھے جو اہل بیت اطہار سے محبت کیا کرتے تھے۔ دوستو! انہی کی صورت بنا کر اس کشتی میں سوار ہو گئے جو، نہ کشتی سے محبت کرتے ہیں نہ کشتی والوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے امن و امان کی کشتی میں ایسے کو رہنے دو گے۔

اے عزیزو! تم متحد ہو جاؤ اور انہیں بے نقاب کرنے کی کوشش کرو، اور بے نقاب کر کے حکومت ہند کو بتادو کہ یہ بنام مسلم ملک دشمن لوگ ہیں۔ اے میرے عزیزو! آپ سے کہنا ہے کہ ان پڑے ہوئے جال میں مت آؤ، ان سے دور ہو جاؤ، اپنوں سے رشتہ جوڑو۔ آج ہم نے اپنوں کے درمیان تفریق کر رکھی ہے یہ فرق مٹاؤ۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو جاؤ، ایسے باطل جو ہمارے مذہب، ہماری شریعت، ہمارے مشرب کو چوٹ پہنچانے والے ہیں ان سے اپنے آپ کو دور رکھو۔

اے عزیزو! اپنے حق کو حاصل کرو۔ خانقاہوں میں مدرسوں میں درگاہوں میں مساجد میں جہاں بھی ان کے قبضے ہیں اس قبضے سے اس مسجد کو آزاد کراؤ، اس خانقاہ کو آزاد کراؤ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ وہاں تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ یقین جانو یہی پیغام علماء و مشائخ بورڈ کا ہے۔ ان شاء اللہ تعالی اگر ہمارا یہ اتحاد برقرار رہا تو خود بخود تمہاری ساری چیزیں تمہارے ہاتھ میں ہوں گی۔ دعا کرتا ہوں کہ پروردگار عالم اس علما و مشائخ بورڈ کو استقامت عطا فرمائے اور رب کائنات اس بورڈ کے ذریعہ قوم کی خدمت لے لے۔ انھیں باتوں کے ساتھ خانقاہ اشرفیہ کی جانب سے تائید کرتا ہوں اور جس وقت جس مقام پر ہمیں آواز دی جائے گی علما و مشائخ کے ذریعہ میں ان شاء اللہ تعالی اپنے تمام وابستگان کے ساتھ اس میں شرکت کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ جو علمائے ملت اسلامیہ تشریف لائے ہیں وہ میرا ساتھ دیں گے۔ علماء و مشائخ بورڈ کی مانگ ہے گورنمنٹ سے اگر وہ پوری نہیں ہوگی تو ہم اسی طرح کانفرنس کرتے رہیں گے۔

اے عزیزو! آپ سے کہنا ہے کہ اب جوش میں نہیں، ہوش سے کام کرنا ہے۔ جب آپ ہوش میں کام کرو گے۔ ان شاء اللہ آپ کو آپ کی منزل ضرور مل جائے گی۔ وآخر الدعوانا عن الحمد للّٰہ رب العالمین

دوستو! ہمارا جو کام ہے، ہم کرتے چلے جائیں اور آپ کا جو کام ہے آپ کرتے چلے جائیں۔ دوستو! آج کی یہ تپتی ہوئی گرمی اور سورج کی تمازت میں آپ کی موجودگی ہمیں یہ پتہ دے رہی ہے کہ سنی وہ ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو کہیں بھی جانے کیلئے بھی تیار ہے۔ دوستو! سنی مسلمان امن و سلامتی کا پیغام لے کر آتا ہے۔ سنی مسلمان اگر خارزاروں میں قدم رکھ دیتا ہے تو گلستاں بنا دیتا ہے، یہ سنی مسلمان کی پہچان ہے اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ کے رسول اور اولیاء اللہ کی محبت رچی بسی ہے اور دوستو! آپ کی حاضری کو اللہ قبول فرمائے۔ (آمین)

سید محمد نورانی میاں کچھوچھوی

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد

آزاد بھارت کی تاریخ میں یہ بہت ہی خوشگوار موقع میسر آیا ہے کہ ہم اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے ایک مرتبہ پھر ہمت آزما ہیں۔ لائق مبارکباد ہیں آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کے کارکنان، تمام ذمہ داران، عہدیداران جنہوں نے ایوان باطل میں گھس کر پرچم اسلام کو لہرانے کیلئے اس کی بھی فکر نہ کی کہ فساد کا سلسلہ اس زمانے سے چلا آرہا ہے جب سے نوع بنی آدم نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے کہیں ابلیس کا روپ لے کر، کہیں شداد کا روپ لے کر، کہیں نمرود و فرعون کا روپ لے کر، کہیں ابوجہل و ابولہب کا روپ لے کر، کہیں خوارج کا روپ لے کر، کہیں روافض کا روپ لے کر آج میرے سامنے جو روپ ہے قیامت کے نزدیک اب تک کا سب سے گھنونا روپ ہے ابلیس کا۔

ارے ہماری زمین کوئی ہڑپ لیتا ہے تو اس کی بازیابی اس کے حصول کے لیے ہم عدالت کے چکر لگاتے ہیں کچہری جاتے جاتے ہماری چپلیں گھس جاتی ہیں۔ پوچھنے والا پوچھتا ہے ایسا کیوں کر رہے ہو تو ہم کہتے ہیں ہماری زمین ہے، ہم اس کے حصول کیلئے جا رہے ہیں۔ مسلمانو! آج میں تم سے پوچھ رہا ہوں غوث اعظم کی زمین، خواجہ پاک کا آستانہ، حضرت محبوب الٰہی کی بارگاہ، جناب بختیار کاکی کا چمن، حضرت مسعود غازی کی درگاہ، یہ کس کی جاگیر ہے اہل سنت کی ہے یا نہیں؟ ہم یہی تو بتانا چاہتے ہیں کہ حکومت ہند جس کسی مظلوم کی آہ کو سن کر اس کی زمین کو لوٹا دیتے ہوں تو آج ان مظلوموں کی آواز کیوں نہیں سن رہے ہو۔ آج ہم خواجہ کے ہندوستان سے اس نیل گگن کے نیچے تپتے ہوئے سورج کے سائے میں مصطفیٰ جان رحمت کی محبت کا دم بھرتے ہوئے میڈیا کے بھائیوں کے ذریعہ پورے یقین سے کہہ رہے ہیں کہ باہر سے آنیوالے مسلمان دو طرح کے اس ملک میں آئے ہیں ایک وہ مسلمان جو زمین کے لئے آئے۔ جو زمین کے لئے آئے اس کے لئے حکومت اور پیسہ سب کچھ تھا، اس کے نشانے میں دلی کا تخت اور آگرہ کا تاج محل سب کچھ تھا کیونکہ وہ زمین کیلئے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں تلوار تھی تلوار مگر دوسرا مسلمان جو دین کے لئے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں توپ یا تلوار نہیں بلکہ مصطفیٰ کا کردار تھا تبھی تو میں کہتا ہوں بھارت ورش کی اس پاون پوتر سنگیت، میت اور پریت میں ڈوبی ہوئی دھرتی پر بھارت میں سنیوں کی نمائندگی کرنے والا بابر ظہیر الدین نہیں خواجہ معین الدین ہے ہم یہ عہد لیتے ہیں آپ بھی اس عہد میں

ہے وہ کہیں اور نہیں ملتا۔

عزیزو! علماء ومشائخ بورڈ کا جو مطالبہ ہے وہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں جو پورا نہ کیا جا سکے۔ مطالبہ وہی ہمارے اسٹیج سے ہو رہا ہے جس مطالبہ کو پورا کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ ہاں تھوڑا سا انصاف سے کام لیں تو ہمارے مطالبات پورے ہوتے چلے جائیں گے۔

عزیزو! دوستو! ۱۹۳۵میں ایک بورڈ تشکیل دیا گیا اُس کے کچھ عرصہ کے بعد ۱۹۵۵میں ایک ایکٹ اجمیر عرس میں بنایا گیا، اس ایکٹ کے اندر جو بائی لاز ہیں، بائی لاز کا ایک اہم دفعہ بتاتا ہوں۔ وہاں کے دفعہ میں یہ ضروری ہے کہ یہاں کا جو ممبر ہوگا یہاں کا جو صدر ہوگا یہاں کا جو ذمہ دار ہوگا اُس باڈی کا وہ سنی حنفی ہوگا یہ شرط وہاں کے بائی لاز میں ہے۔ آپ سوچیں جب وہاں کے بائی لاز میں سنی حنفی یہ شرط ہے تو یقیناً سنی حنفی ہونا چاہئے تھا لیکن سنیت کا لبادہ اوڑھ کر سنیت کا چہرہ عوام کے سامنے رکھ کر گورنمنٹ کے سامنے رکھ کر کس طریقے سے ہندوستان کے بیشتر خانقاہوں میں وہ لوگ اپنا کام کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی تعالی ہمارے ان اوقاف کو جو اوقاف دیابنہ نے اپنے تسلط میں لے رکھا ہے اس کو اُن سے چھٹکارا دِلائے۔ وما علینا الا البلغ

قائدملت سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

بھارت میں دوطرح کے مسلمان ہیں۔ اس لئے کہ بھارت میں دوطرح کے مسلمان آئے ایک مسلمان زمین اور اقتدار کے لئے آیا اور ایک مسلمان مصطفیٰ کے دین کے لئے آیا۔ وہ مسلمان جو بھارت میں زمین اور اقتدار کے لئے آیا اُسے دنیا بابر ظہیرالدین کہتی ہے اور وہ مسلمان جو بھارت میں مصطفی کا دین لے کر آیا جو پریم کے سنگیت لے کر آیا، جو مانوتا کے درس لے کر آیا، جو انسانیت لے کر آیا، جو پریم لے کر آیا، اسے دنیا خواجہ معین الدین کہتی ہے۔

یہیں سے دو فکریں پنپنے لگیں بھارت میں ایک قوم وہ جو زمین کے لئے اور اقتدار کے پیچھے لگ گئی جس کے قائد کا نام بابر ظہیرالدین ہے اور ایک وہ قوم جو خواجہ معین الدین کی چوکھٹ پر پلنے لگی جس کا نام سنی ہے، یہ اہل سنت والجماعت ہے۔ اقتدار کی بھوک اتنی بڑھی کہ یہ وہابی لوگ، سنی مسلمانوں کے حقوق بھی کھا گئے، اس لئے میں کہوں گا کہ اے سنی مسلمانو! ہمارے قائد کا نام، ہمارے روحانی پیشوا کا نام، ہمارے روحانی تاجدار کا نام، ہمارے آئیڈیل کا نام ظہیرالدین بابر نہیں بلکہ خواجہ معین الدین ہے۔

اور تاریخ اٹھا کر دیکھو کہ سرزمین ہند پر، ہمارے عظیم ملک ہندوستان میں، اس بھارت کی پاون پوتر دھرتی پر خواجہ معین الدین جب آئے ہیں تو اہنسا کا پاٹھ پڑھایا ہے، مانوتا کا درس دیا ہے، سنی مسلمانوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم جن بزرگان دین کے ماننے والے ہیں انھوں نے پوری زندگی دنیائے انسانیت کو مانوتا کا پاٹھ پڑھایا ہے، انسانیت کا درس دیا ہے، پریم کا پیغام عام کیا ہے، محبتیں دلوں میں پیدا کیں، تو جب ہم ان کے ماننے والے ہیں تو ہماری زندگی میں بھی پریم (مانوتا) سبھیتا، اہنسا، اس کے سوا ہمارے

ہمارے چھوٹے موٹے مسائل ان سماجی پلیٹ فارم سے حل ہو جایا کریں، یہ ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے، وقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے، متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ پیارے لوٹنا ہوگا تمہیں اپنے اصل کی طرف، اپنے اسلاف کی طرف، اپنے بزرگوں کی طرف، نبی کے فرمان کی طرف، تبھی تمہارا مستقبل روشن ہوگا، روشن مستقبل تمہارا استقبال کرے گا۔

دوسری چیز ہے علم، ایجوکیشن یہ علم ایک روشنی ہے جو اندھیروں کو دور کرتی ہے۔ علم ایک پرکاش ہے جو اجالا پیدا کرتی ہے۔ علم کے تعلق سے دنیا کے سارے مذاہب کے گرنتھوں کو اٹھا کر دیکھو جتنے ڈیٹیل میں پروفٹ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی فضیلت میں بے شمار زریں اقوال چھوڑے ہیں کسی مذہب میں علم کے معاملے میں اتنی ڈیٹیل میں اقوال آپ کو نہیں ملیں گے لیکن کتنی افسوسناک بات ہے، کتنا بڑا حادثہ ہے کہ جس امت کے نبی نے علم کی فضیلت میں بے شمار زریں اقوال امت کے حوالے کیے ہیں آج وہی قوم سچر کمیشن رپورٹ کے مطابق علم کے میدان میں پچھڑی ہوئی ہے۔ علم کو حاصل کرنے کے لیے کسی بہت بڑے انفراسٹرکچر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ علم کو حاصل کرنے کے لیے مضبوط ارادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہمارا ہر باپ قوم کا یہ طے کرلے کہ ہمیں ایک وقت کھانا ملے یا نہ ملے لیکن ہم اپنی قوم کے بچوں کو ضرور پڑھائیں گے تو خدا کی قسم! تمہیں پڑھنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ علم کسی کی چوکھٹ پر گروی نہیں رکھا ہوا ہے، علم کا باب سب کے لئے کھلا ہوا ہے، جو اسے سینے سے لگانا چاہے وہ اس کے سینے میں اتر جایا کرتا ہے۔ اب کوئی بھی مسلمان باپ یہ گوارا ہی نہ کرے کہ وہ اپنے بچوں کو نہ پڑھائے۔ وعدہ کریں آج سے ایک نئے یگ کا آغاز کریں گے کہ آدھی روٹی کھائیں گے بچوں کو پڑھائیں گے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ آج سے اس کی شروعات کریں گے، آج سے اس کی ابتدا کر دینی ہے۔ اپنے بچوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنا ہے، انھیں ان موقعوں سے محروم نہ رکھئے، ہماری کوششوں اور کاوشوں کا محور و مرکز صرف یہ ہونا چاہئے کہ ہمارے بچے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو جائیں۔ کھانے کے لئے روٹی نہ ہو گھر میں، ہم، پانی سے پیاس اور بھوک کی شدت کو دبا دیں گے لیکن اپنے بچوں کو اسکول جانے سے نہیں روکیں گے۔

حضرات میں آپ سے اخیر میں کہوں گا کہ تشدد وا ہنسا، یہ اہل محبت کا انداز نہیں، تشدد پہ آمادہ ہو جانا یہ صوفیہ کی شکشا نہیں، ہم سب سنی مسلمان ہیں، صوفیاء کی شکشا اور دکشا میں تشدد نام کی کوئی چیز نہیں۔ جس کے ہم غلام ہیں خواجہ معین الدین نے اس ہندوستان کی سرزمین پر جو پریم کی جوت جلائی ہے، جو مانوتا کا پیغام دیا ہے، ہر سنی مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ جب ہم ان سے محبت کرتے ہیں تو ہماری زندگی کی بنیاد بھی اہنسا پر ہونی چاہئے، مانوتا پر ہونی چاہئے، انسانیت پر ہونی چاہئے، سماج کی بھلائی کا جذبہ ہونا چاہئے، قوم کی ترقی اور فروغ کے لیے کوششیں ہونی چاہئے، ملک سے محبت ہونی چاہئے، ملک کو آگے بڑھانے کا جذبہ ہونا چاہئے۔ طائف کی زمین ہے نبی کس لئے گئے تھے، کسی کو اذیت دینے گئے تھے؟ کوئی اقتدار حاصل کرنے گئے تھے؟ کوئی حکومت حاصل کرنے گئے تھے؟ (نہیں) نبی تو لوگوں کو دین کی دعوت دینے گئے تھے، اچھائی کو عام کرنے گئے تھے لیکن لوگوں نے کیا کیا؟ کسی نے پتھر برسائے، کسی نے راہوں میں کانٹے بچھائے لیکن اس کے جواب میں نبی نے کیا کیا؟ اس پر پلٹ کر نبی نے پتھر نہیں مارے، کسی کے لئے بد دعا بھی نہیں کی، کسی پر شدت بھی نہیں کی۔ لوگوں نے پتھر مارے تو نبی نے یہ کہا کہ ''مولیٰ انھیں ہدایت عطا فرما۔'' آپ تصور کیجئے ہم

جس نبی کی امت ہیں اس نبی کی صبح وشام کا ربط وضبط ہماری زندگی میں بھی ہونا چاہئے ، یہی غلامی کا صحیح حق ہے ۔
یہ ہمارا ملک جو صوفی سنتوں کا دیش ہے یہاں گنگا جمنی تہذیب بستی ہے ، جہاں محبتیں ہیں ، جہاں ایک سنسکرتی ہے ، ایک پریم ہے ، جہاں صدیوں پرانی ہماری ایک تہذیب ہے ، جہاں ہم ایک ہوکر رہتے چلے آرہے ہیں ، مل کر رہتے چلے آرہے ہیں ، مختلف بھاشا اور قوموں کے لوگ بھارت میں رہتے ہیں لیکن ہر آدمی اپنے آپ کو بھارتیہ کہنے پر گرو (فخر) کرتا ہے اس لئے کہ یہ چنگیز ہلاکو کا دیش نہیں ، یہ صوفی سنتوں کا بسایا ہوا دیش ہے ، یہاں سے ہمیشہ امن کی دعوت دی گئی ہے ، محبتوں کا پیغام دیا گیا ہے ۔

اشرف ملت سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

مہذب سماج اور وطن کو اس پر غور کرنے کی حاجت ہے ، تکلیف بڑھ جاتی ہے جب مظلوم کا پتہ چلتا ہے کہ محبت کی آڑ میں کتنی بڑی بیوفائی کی گئی ہے ، وقت آ گیا ہے کہ ہم ایک ہندوستانی کی حیثیت سے ملک کی عوام اور باقی جگہ کی قوموں کو اپنے ارادوں سے آشنا کریں ۔ ہم اپنے آئین کی قدر کرتے ہیں ۔ اس آئین کی جو ہمیں برابری کا حق دیتا ہے ، وہ آئین جس میں مذہب سماج ، علاقہ یا تذکیر و تانیث کی بنا پر کسی فرق کی قطعی کوئی گنجائش نہیں ، ہماری پرانی تہذیب ہے ، سب اس میں ضم ہوجاتے ہیں ، یہاں انفرادی آزادی عروج پر ہے ، سب کو موقع ملے اور کسی کو نظر انداز نہ کیا جائے ، یہی ہمارا کانسٹی ٹیوشن ہے ۔ ماضی ہمیں مستقبل کو درست کرنے کی دعوت دیتا ہے ، تاریخ کی تلخیوں کو کریدنا دانش مندی نہیں ہے ، ہم ماضی کو لوٹا نہیں سکتے ، اس سے سبق لے سکتے ہیں ۔ میری ہمدردی ان سبھوں کے ساتھ ہے جنہیں پاسٹ کی تلخ یادیں رہ رہ کر ستاتی ہیں ، کوئی ذی ہوش شخص ظلم کی کبھی تائید نہیں کرسکتا ۔ اسلام میں بھی اس کی قطعی کوئی گنجائش نہیں ۔ مساوات ، انصاف کشادہ دلی اسلام کے معیار ہیں ، اس کی تعلیمات ہیں ۔ کچھ سر پھرے مذہب کا اکثر غلط استعمال کرتے ہیں ، لیکن کسی بھی مسلمان کی نظر میں ان کا غلط رویہ اسلام کی خلاف ورزی ہی گردانا جاتا ہے ۔ اسلام کے علمبردار بالا بار کے ساحل پر ، بہت کم اترے مگر اس مٹی کی مقناطیسی کشش کو خاطر خواہ اسلام کے علمبرداروں نے خوب حسن بخشا ، ان کی بے لوث خدمت ، محبت اور روحانیت محض اس ملک کی ہوکر رہ گئی ۔ خواجۂ خواجگان ، سلطان الہند عطائے رسول خواجہ غریب نواز کی عظیم الشان زیارت گاہ اس بات کی گواہ ہے ۔ شہنشاہ سمناں محبوب یزدانی غوث العالم سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی بھی تشریف لائے ۔ کیا کمی تھی اُن کے پاس ؟ انسان کی زندگی کی آسائش ، جاہ وجلال ، اشتہا اور نیند کی محتاج رہتی ہے ۔ اس شہنشاہ کو تو دیکھو ، مخدوم سمناں کو تو دیکھو سب تیاگ دیا ، کس کے لئے ؟ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اس کے بندوں کے کام آنے کے لیے ذرا سلطان الہند کی بارگاہ کو تو دیکھو ، یہ شان ، یہ رونق ایسے ہوشربا مناظر ، کسی بادشاہ کو اس کی حیات میں بھی میسر نہیں ، مخدوم المشائخ سرکار کلاں حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی نے ان گنت بے شمار بے کسوں کا بیڑا پار کیا ، اور اپنی چھاپ رہتی دنیا تک کے لئے چھوڑ دیا ۔ وہ اب بھی ہم سب کا بھلا ہی چاہتے ہیں یہی اسلام ہے ۔
تنگ زاویوں سے اٹھ کر کامیابی کی فکر و انتظار کے لیے ہمیں اپنے عزم پر ثابت قدم رہنا ہے ہم صرف اپنی بے لوث خدمت

کے ذمہ دار ہیں۔ فیصلے کا اختیار اللہ کے پاس ہے، وہ چھپے احساس سے واقف ہے۔ صوفیوں نے خانقاہوں کو اپنی محنت سے سینچا ہے۔ خانقاہ کے سپرد بڑی نازک ذمہ داریاں ہیں۔ خانقاہوں کو یہ احساس ہے۔ پچھلے تین چار دہائیوں میں مادیت نے بہت ترقی کی ہے ساتھ ہی روحانیت نظر انداز ہو رہی ہے خانقاہوں کو یہ فکر ستا رہی ہے، خانقاہیں مادیت کی افزائش کے لئے نہیں ہوتیں، ان کے پیروکاروں کی دنیا بنیادی ضروریات پر منحصر ہوتی ہے۔ پریشانی کا عالم ہے کریں تو کیا کریں۔ ایک طرف تو خانقاہیں اس غم کا شکار ہیں اس سے جڑے لوگ بھی مادیت کی کشش کا شکار ہیں۔ مادیت کی چکا چوند کرنے والی چمک نے نوجوان مسلمانوں کو اپنے فریب میں کھینچ لیا۔ دوسری طرف یہ سوچ کر پریشان ہیں کہ اگر اور تاخیر ہوئی تو پانی سر سے اوپر چڑھ جائے گا۔ یہ تضاد بہت دنوں سے ہمیں پریشان کر رہا ہے۔ بہت ہی غور وفکر کے بعد خانقاہوں نے یہ طے کیا کہ انھیں سرگرم ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ آپسی گفت وشنید کے بعد اس تنظیم آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی تشکیل ہوئی اُن کے ترتیب شدہ اقدام بہ ترتیب پھیلے۔ ہر ایسی پہل پر نظر رکھنا اُسے انجام تک لے جانے کی کوشش کرنا جس کیلئے ہم نے آپ کو تیار کیا ہے کہ اپنے گھر سے باہر نکلو۔ ان تر نسٹھ سالوں میں تم کبھی نہیں نکلے۔ اپنے حق کی آواز اٹھانے کے لئے ہم نے آپ کو دعوت دی کہ آؤ آل انڈیا علماء ومشائخ کے بینر تلے اکٹھا ہو جاؤ اور وہاں سے آواز دو ''ہم بھی ہندوستانی ہیں اور بحیثیت ہندوستانی ہمارے بھی حقوق ہیں، آج ہمیں نظر انداز کیا کیوں جا رہا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں ایک طرف اس ملک میں ابھی کچھ دن ہی پہلے کرپشن کے نام پر ایک زبردست آندولن چلایا گیا۔ اسے دور کرنے کے لیے آندولن ہونا چاہئے۔ چند لوگوں نے غلط طریقے سے پیسہ کمایا اور اس دولت کو حاصل کرنے میں ملک کو جو نقصان پہنچایا۔ اس کے لئے اس ملک میں زور شور سے آندولن چلا۔ نام کرپشن کا دیا گیا لیکن میں ایسے لوگوں سے یہ کہوں گا گزارش کرتا ہوں کہ آؤ ہماری طرف بھی دیکھو۔ اس ملک کی 20% فیصد آبادی غریبی ریکھا کے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے، اسے مجبور کیا جا رہا ہے، کیا یہ کرپشن نہیں ہے؟ اس کرپشن کو دور کرنے کے لئے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ باہر نکل کر آیا ہے۔ میں اس ملک کی میڈیا اور ایسے تمام ہندوستانیوں کو آواز دیتا ہوں جو انصاف پسند ہے، نرم دل رکھتے ہیں اور ناانصافی کو پسند نہیں کرتے ہیں۔

دوستو! حق کی آواز اٹھ چکی ہے کامیابی ضرور ملے گی لیکن حالات کا جاننا ضروری ہے آج ہمارے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں ہمیں بدنام کرنے کے لئے طرح طرح کے الزامات عائد کیے جاتے ہیں جن کا سچائی سے دور دور کا واسطہ نہیں۔ اے سنی مسلمانو! یہ عجیب بات ہے کہ جب آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ سنیوں کے حقوق کی بات کرتا ہے تو کچھ لوگوں کو برا لگتا ہے۔ ارے آج تک آپ سنی مسلمانوں کے حقوق اور وہ تمام جگہیں جن کا تعلق سنی مسلمانوں سے تھا، اُن آپ قبضہ جما کے بیٹھے رہے تو اتحاد تھا؟ آج سنی مسلمان یہ کہہ رہا ہے کہ غریب نواز کا آستانہ اس ملک کے سنیوں کا مرکز عقیدت ہے، ہر ہندوستانی کا مرکز عقیدت ہے تو انتشار لگتا ہے۔

اے وہابیو! جب تمہارا عقیدہ مزاروں پر جانا شرک، بدعت اور حرام کا ہے تو تم وہاں کی کمیٹیوں میں قبضہ جماتے ہوئے کیسے نظر آتے ہو؟ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کا آستانہ ہم سنی مسلمانوں کا مرکز عقیدت ہے۔ حضرت علاء الدین صابر کلیری کا آستانہ ہماری مرکز عقیدت ہے، اے وہابیو! وقف بورڈ کا سہارا لے کر ریسیور ایڈمنسٹریٹر بنے بیٹھے ہو جبکہ تمہارے نزدیک مزاروں پر جانا

اوراس کے شیشے کے بنے ہوئے ریسٹورنٹ میں پھینک دیا شیشے کی دیوارتھی گرگئی، اندر جتنے بھی لوگ ہیں غصہ میں باہرآرہے ہیں اس غریب کو مجبورکومل جل کر ماررہے ہیں، لہولہان کردیا پھر پولیس کو بلایا جیل میں بند کردیا۔ سب کو غصہ ہے کہ اس نے ہمارے شیشہ کے مکان میں پتھر مارا ہے لیکن کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ اس سے پہلے ہم نے کس طرح سے ذلیل کیا تھا، وہ خاموش راستے میں تھا وہ ہم سے کچھ نہیں کہہ رہا تھا، ہم چاہتے تو نکل سکتے تھے لیکن ہم نے اسے ذلیل کیا ہمیں کبھی فکر نہ ہوئی کہ ہم اس سے پوچھتے کہ اے شخص تو بھوکا تو نہیں؟ تو کس حال میں ہے، تیری پریشانی کیا ہے کہ ایک طرف تو خاموش بیٹھا ہے کیا تجھے زندگی کے اس گلیمر کی ضرورت نہیں؟ کیا من نہیں چاہتا کہ اس میں گھومو۔ تو وہ غریب انسان جب پوچھا جاتا تو وہ کہتا۔ نہ پوچھا جارہا ہے، اس نے اپنی جانب توجہ بلانے کے لیے پتھر مارا تھا کہ لوگ آکر پوچھیں کہ تو نے پتھر کیوں مارا؟ تب یہ بتایا کہ میں بھوکا تھا، میں پیاسا تھا، لوگ مجھے ذلیل کررہے تھے، پرکسی کو یہ خیال نہ آیا کہ مجھ سے پوچھتے کہ تیری ضرورت کیا ہے۔

آج ایسا ہی کچھ حال اس ملک میں مسلمانوں کا ہوگیا ہے۔ آج ایسا ہی ماحول ہوگیا ہے۔ سب کے پاس زندگی کی ضرورتیں پورا کرنے کے لئے حکومت بھی مددگار ہے، کسی کو ریزرویشن کے نام پراوپر لایا جارہا ہے، ہرطرف سہولتیں موجود جب کہ آج کی حکومت کو پتہ ہے، ایسا نہیں کہ یہ بے خبر ہیں، انھیں معلوم ہے کہ مسلمان ہی سب سے زیادہ غریبی ریکھا کے نیچے زندگی گزارر ہا ہے۔ جان لینا کافی نہیں ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حضرت سید ظفر مسعود اشرفی کچھوچھوی

نحمده ونصلي على ورسوله الكريم اما بعداهدنا الصراط المستقيم

میرے عزیز! مجھے مسلم ریزرویشن کے تعلق سے آپ کی ذہن سازی کرنی ہے اوراس کے تعلق سے تھوڑی سی وضاحت گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ ریزرویشن کے تعلق سے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے پلیٹ فارم سے جو میسیج دیا جارہا ہے اور ڈیمانڈ کی جا رہی ہے جو مانگ کی جاری ہے وہ مانگ کوئی الگ نہیں ہے، گورنمنٹ آف انڈیا نے دے رکھا ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ جہاں گورنمنٹ آف انڈیا نے بیک ورڈ کلاس کو پچھڑے ورگ کو ۲۷% فیصد میں سے مسلمانوں کو آبادی کے تناسب کے حساب سے ہمارے بیک ورلڈ کلاس کے لوگوں سے علاحدہ کردیا جائے تا کہ اس کی فیسیلیٹیز ہمارے لوگوں کو مل سکے۔

عزیزان گرامی۔ ایسے ہی آزادی سے لے کر اب تک ۶۳ سال گزر چکے ہیں ۶۳ سال میں ہمیں ہمارے حقوق تو نہیں ملے لیکن ہاں یہ ضرور ہے کہ ترسٹھ سال کا ہر سال ہمارے خون کی ہولیوں سے رنگا ضرور رہا۔ فسادات کا وہ ننگا ناچ پورے ہندوستان میں ناچا گیا کہ کوئی سال ایسا خالی نہیں ہے کہ جس میں مسلمانوں پر ہندوستان میں ظلم وبربریت کا ننگا ناچ نہ ناچا گیا ہو۔ یہ ضرور ہمیں ملا ہے۔ ہمارے حق ہم تک نہیں پہنچے لیکن ہمارے خون سے ہولی ضرور کھیلی گئی۔

میرے عزیز! ہم امن وشانتی کے پیکر ہیں۔ ہمارا اسلام امن وشانتی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارا ریفارمر ہمارا رہبر امن وشانتی کہ

جب وہ تشریف لایا تو ظلم و بربریت نے اپنا بستر لپیٹ لیا۔ امن وشانتی پورے عرب میں پھیلی بلکہ امن وشانتی پوری دنیا میں اسلام کے نام سے پھیلائی گئی۔

عزیزان گرامی۔ انھیں ترسٹھ سالوں میں مسلم ریزرویشن کے نام پر جب قانون بنایا گیا اور کانسٹی ٹیوشن کے تحت دفعہ ۳۴۱ تحریر کی گئی تو اس پر دھارمک پابندی لگا دی گئی، اسے پرتی بندھک کیا گیا، اسے دھارمک پرتی بندھ گھیرے میں ڈال دیا گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر دھارمک پرتی بندھ اس سے ہٹایا تو مسلمان قوم جو اسی کام کو کرتی ہے اس کا فائدہ اسے نہ پہنچ جائے۔

میرے عزیز آزادی کے بعد پانچ چھ سال تک احتجاج کرنے کے بعد اسی کانسٹی ٹیوشن میں اس آئین میں پارلیمنٹ کے اندر ترمیم کیا گیا۔ ۱۹۵۶ میں دفعہ ۳۴۱ میں ترمیم کیا گیا اور ترمیم کرنے کے بعد دھارمک پرتی بندھ ہونے کے باوجود اس میں سکھ کمیونٹی کو سکھ مذہب کے ماننے والوں کو شامل کیا گیا۔ اسی طرح ۱۹۹۰ میں پھر ترمیم ہوئی اور بودھ دھرم کے لوگوں کو اس میں شامل کیا گیا۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ جس نے دلت مسلم کو شیڈول کاسٹ میں ڈالنے کی مانگ کی جیسا کہ اشرف ملت نے فرمایا۔ تو میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں کہ آج ۳۴۱ سے دھارمک پرتی بندھ ہٹاؤ تا کہ مسلمانوں کو بھی وہ مراعات حاصل ہوں جو غیروں کو حاصل ہیں جو ہماری ہمسایہ قوم کو حاصل ہے۔

میرے عزیز! میں تمام لوگوں کا جو دور دراز سے چل کر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی آواز پر اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے اپنے حقوق کو سربلند کرنے کے لئے اپنی آواز کو بلند کرنے کے لئے اس میدان میں اکٹھا ہوئے ہیں میں ان سب کا ممنون ومشکور ہوں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انھیں جملوں کے ساتھ میں آل انڈیا علماء ومشائخ کی جانب سے پیش کیے جانے والے میمورنڈم کی تائید کرتے ہوئے آپ سے رخصت ہو رہا ہوں۔

وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

> ''اگر راہ میں کانٹے بچھانے والوں کو کانٹے بچھا کر جواب دیا جانے لگا تو پوری دنیا کانٹوں سے بھر جائے گی۔'' (چشتی صوفی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی)
>
> ●●●
>
> اپنا حق مانگا بھی جاتا ہے، لیا بھی جاتا ہے اور چھینا بھی جاتا ہے جب نیت خراب ہو جائے۔

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی چوتھی تاریخی عظیم الشان کانفرنس

مسلم مہا پنچایت، بیکانیر (راجستھان)

۱۰ فروری ۲۰۱۳ء بروز اتوار

موضوعات اور مسائل

- اسلام، امن و شانتی کا مذہب
- صوفیہ امن عالم کے سفیر
- مساجد اور درگاہوں کو عمل اور عقیدت سے آباد کرو
- ابن عبدالوہاب نجدی کا من پسند اسلام
- ہند میں وہابی اسلام اور صوفیہ و مشائخ
- وہابیوں کی امامت و قیادت قبول نہیں۔ کیوں؟
- اسلامی جہاد کی حقیقت اور دہشت گردی
- وہابی گنبد خضریٰ ہٹاؤ تحریک چلانے والی قوم
- حجازِ مقدس سے شعائر اللہ کو مٹانے کا مجرم کون؟
- آل انڈیا علما و مشائخ ہندوستانی مسلمانوں کا ترجمان